

گلدستۂ اخبار

نور افشاں

مصری نوجوان کا قصہ

سید محمود شعبان نامے مصر کے مقام جزا میں جو پایہ کے متصل اور بعضوں کی دانست میں قدیم شہر میمفس سے نکلا ہو متولد ہوا۔ جزا قاہرہ کے عین سامنے دریائے نیل کے کنارے پر واقع ہے۔ اُسکا باپ عطار اور ظاہرا عقلمند اور اہل بہت اور دین اسلام میں سرگرم تھا کہ وہ خود دو مرتبہ مکے کی زیارت کرکے حاجی کہلایا اور اُسنے مسافروں کی آسایش کے واسطے معقول جگہ پر ایک کنواں بنوایا۔ اُسکی ماں بڑی الفت والی اور نیک چال تھی۔ چنانچہ جوان مذکور نے جو اکلوتا بیٹا تھا اکثر اوقات اپنی ماں کی صادق القول اور راستبازی کی بڑی تعریف کی اور اغلب ہے کہ اسکی نیک نصیحتوں کے سبب سے وہ عالی مزاج اور نیک روش ہوا +

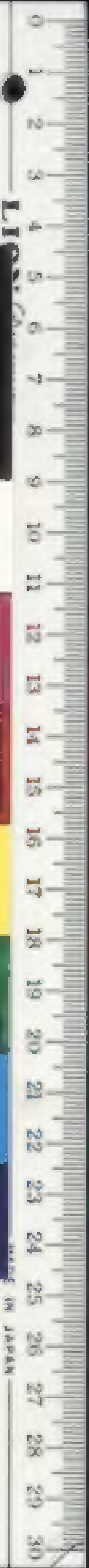
دو ماہ شعبان میں تولد ہونیکے سبب جسکے اصلی معنے برات اور خوشی کے ہیں کہ اس مہینے میں وہاں کے لوگ ایک دوسرے کی ضیافت کرتے اور خوشی مناتے تھے شعبان کہلایا۔ القرآن اور چند عربی کتابوں سے وہ بخوبی واقف ہوا اور سوا اسکے وہ خوشنویسی اور علم حساب میں بھی ہوشیار ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک کے لڑکے لکھنا اور حساب کم سیکھتے ہیں اور صرف وہی سیکھتے ہیں کہ جنکے پڑھنے کے سبب سے اسکی ضرورت ہوتی ہو +

دس برس کی عمر تک اس نے اپنے عقلمند اور محب الدین کی نیک تدبیروں کی بدولت تحصیل علم میں خوب ترقی کی۔ بعد اسکے اسکا والد ایک عجیب البیان طور پر غائب ہوا۔ ایک روز شام کے وقت اسکو یہہ خبر ملی کہ کل فجر کو تمہیں بادشاہ کے محل میں حاضر ہو جانا چنانچہ بہت سویرے سے جزا سے روانہ ہو کر نیل ندی کے پار گیا۔ شاید اس سبب سے کہ وہ اُس ملک سے بخوبی واقف کار تھا وہ حاکم کی طرف سے پوشیدہ اور پُر خطر کام کے واسطے بھیجا گیا جس کی بیرزی میں وہ ہلاک ہوا یا شاید کسی دشمن نے اسکی جان لینے کے واسطے یہہ بندش کی ہو سبب ہوا سو ہوا وہ تو اس صبح کے بعد اپنے گھرانے میں پھر نہیں آیا اور نہ اسکی کچھ خبر ملی۔ جوان مذکور کی ماں اپنے خاوند کے اچانک میں گم ہونے سے ایسی غمگین ہوئی کہ چند مہینے کے بعد مر گئی اور یہہ جوان اپنی بڑھیا دادی کے سپرد ہوا۔ چونکہ اسکا باپ اس نامبارک صبح کو اپنا گھر اس امید سے چھوڑ گیا تھا کہ میں جلد لوٹ آؤنگا پس اپنے دکانی کاروبار کا کچھ فیصلہ نہیں کیا تھا۔ اور اسلئے دغاباز قرضخواہوں نے دانستہ بار بار قرض کا دعوی کیا جو درحقیقت ادا ہو چکا تھا۔ اور نیز اسکی دادی نہایت بیمار اور کمزور اور وہ خود بھی بہت کم عمر تھا۔ اور اسکا کوئی حافظ و مددگار نہ تھا پس کیا عجب کہ اسکا اکثر مال لُٹ گیا ہو +

اُسکی ماں کے جواہرات اور زیورات جو بچ رہے تھے بیچ کے اور جو حاصل ہوا اسکے دادی کے سپرد ہوا تاکہ وہ رکھنے والوں سے واقف تھا وہ ایک عطار کی دکان میں جو اسکے باپ کا دوست تھا بہی کا حساب لکھنے اور دوا بیچنے اور کاروبار انجام کرنے کیواسطے مقرر ہوا کیونکہ وہ دکاندار بہت بوڑھا اور حساب رکھنے وغیرہ سے ناواقف تھا۔ اگرچہ شعبان کم عمر تھا پر وہ جلد اسکے ساتھ کاروبار کا منتظم ہوا اور یہہ امید تھی کہ آخرکار اسکا قائم مقام ہو جاوے لیکن اس شخص کا ایک بڑا بدمزاج بیٹا تھا جو شعبان کو بہت اذیت دیتا تھا یہاں تک کہ وہ اس مکان کو چھوڑ اپنی دادی کے پاس چلا گیا۔ بعد تھوڑی مدت کے وہ اپنے باپ کے ایک دوسرے دوست کی دستگیری سے جو تحصیلدار تھا جزیرہ روڈا کی تحصیلداری پر مقرر ہوا۔ وہ جزیرہ القاہرہ اور جزا کے درمیان دریائے نیل کے بیچوں بیچ واقع ہے اور اسپر نیلو میٹر کھڑا ہے جو ندی مذکور کے بڑھنے اور گھٹنے کے ناپنے کے واسطے تعمیر ہوا۔ وہاں وہ چین سے رہا کیونکہ اسکا عہدہ معتبر اور معزز تھا۔ وہ بہت نیک مزاج اور خیرخواہ تھا اور بوقت ضرورت لوگوں کو تحصیل کے ادا کرنے میں کچھ مہلت دی کیونکہ خراج ہر ایک شخص سے لیا جاتا تھا اور اُس سے کنگالوں پر کسی قدر بوجھ پڑتا تھا +

اب تو شعبان چودہ برس کا ہوا پس اُس کی دادی نے بہت چاہا کہ اسکی شادی ہو اور اسباب کا بندوبست کرکے اسکی ایک رشتہ دار کو جو بارہ برس کی تھی پسند کیا لیکن شادی کے پیشتر ایسا سبب پیش آیا ہوا جس سے مصر کو چھوڑ کر انگلستان کو جانا پڑا +

جاننا چاہیئے کہ جزیرہ روڈا پر دو عہدہ دار شعبان کے بسر تھے ایک تو اہل ترک جو پولیس کا افسر تھا اور دوسرا مصری جو کوتوال تھا۔ ان دونوں میں سخت دشمنی پیدا ہوئی خصوصاً اس پٹینا صاحب کے متلون مزاج کے باعث سے۔ کوتوال گو درحقیقت بڑا غریب اور ایک مرض کے سبب سے جو ملک مصر میں اکثر ہوتی ہو عنقریب اندھا تھا۔ شعبان نے اس بیچارے کو گرفتاری اور قتل سے بچایا اور اس کام سے وہ ترک ایسا بیزار ہوا کہ نہ صرف شعبان کی آزادی بلکہ اسکی جان کو خطرے میں ڈالا۔ مصر کے بادشاہ نے اس ارادے سے کہ میرے ملک علم و ہنر میں ترقی کریں یہہ قصد کیا تھا کہ اس غرض سے چند نوجوان انگلستان کو بھیجے جاویں چنانچہ کئی ضلعوں میں یہہ فرمان جاری کیا کہ کئی ایک عقلمند نوجوان جو علم و ترقی کے مشتاق ہوں ہمارے پاس بھیجے جاویں۔ اسی طرح کا حکم جزیرے روڈا میں اس پٹینا صاحب کو بھی ملا اور اس نے یہہ داؤ پاکر بڑی خوشی سے شعبان کو اس جزیرے سے نکالا۔ اس امر میں اُسکا ویسا ہی بڑا مقصد تھا جیسا حضرت یوسف کے دغاباز بھائیوں کا لیکن جسطرح



یوسف کے حق میں اسی طرح شعبان کی نسبت خدا نے اس آفت سے فرحت نکالی ٭

جب اس نے یہہ حکم شاہی پایا تب اُس نے شعبان سے کہا کہ القاہرہ کا حضور تجھپر بہت پیاسا ہو اور چونکہ اُسکے سارے ہمسایوں کا جھٹ پٹ تجھہ لینا فرو ہو پس وہ انکو بھی بلاتا ہے۔ سب انکو بیچ جان شعبان ایک نفیس پوشاک بدل اور چاندی کا قلمدان کمر میں رکھکر اس بیچارہ ریحان رہنما کے ساتھ القاہرہ کو روانہ ہوا۔ لیکن جب اسمیں پہنچے وہ افسر اسکو بادشاہ کے محل کے ایک بڑے گودام میں جو متفرق قلعوں کے بنتے ہوئے جوانوں کے رہنے کے لئے مقرر ہوا تھا لے گیا اور اسکو بعین شہر کے ایک محلہ دار کے سامنے حاضر کیا۔ اسطرح یہہ نادانستہ جال میں پھنسکر بادشاہ کی اس خدمت میں شریک ہوا ٭

ان نوجوانوں میں سے جنہیں نظر مقرر کیا جو چالاک تھے منتخب ہوئے اور اسکندریہ کو بھیجے گئے وہاں بادشاہ کی طرف سے ایک خاص لباس انکو پہنایا اور ایک عزت کا خطاب انکو دیا گیا۔ لیکن ایسی بخشش سے انکو تھوڑی سی تسلی ہی کیونکہ انہوں نے گمان کیا کہ انگلستان کے بیچ جتنے بھیجے جاوینگے عیسائی لوگ ہم سے بہت برا سلوک کرینگے بلکہ ہمکو مارکے کھا جاینگے۔ اس مقام سے اس نے اپنے نفیس کپڑے اور چاندی کے قلمدان کو اپنی دادی کے پاس ایک تسلی آمیز خط کے ساتھ بھیج دیا لیکن چونکہ اُسنے کبھی اسکا جواب نہ پایا پس غالب ہے کہ یہہ چیزیں اُسکی دادی کے پاس نہ پہنچیں۔ اسکندریہ میں تھوڑا توقف کرکے وے ۱۸۲۶ء میں برسٹل نامے ایک انگریزی جہاز پر سوار ہو انگلستان کی طرف روانہ ہوئے صاحب اہل جہاز ایسے خوش مزاج اور مہربان اور مشفق تھے کہ انکا سارا خوف جاتا رہا اور وے خاطر جمعی سے رہنے لگے ٭

اس سفر بحری کے وقت شعبان نے جو بہت چالاک اور تحصیل علم کا بڑا شوقین تھا اکثر چیزوں کا نام جو نظر آتیں انگریزی جہازیوں سے پوچھکر عربی حروف میں لکھہ لیا اور اسطرح انگلستان میں پہنچنے سے پیشتر زبان انگریزی سے کچھہ واقفیت پیدا کی ٭

جب یہہ مصری جوان شہر لنڈن میں پہنچے ایک وسیع مکان رہنے کو ملا اور انکی خدمت کے واسطے چند نوکر مقرر ہوئے اور انہوں نے انگریزوں کا سا لباس قبول کیا۔ بعد اسکے وے برٹش اور فارین اسکول سوسیٹی کے صدر مدرسہ میں اصول علم حاصل کرنے کے لئے بھیجے گئے اور انکی ترقی کے واسطے وہاں کے استادوں نے انکے لئے خوب بہبودی کی جس سے انکا وہ خوف کہ عیسائیوں کی طرف سے دلمیں سمایا تھا سو رفتہ رفتہ بالکل مٹ گیا۔ اور چونکہ چلنے پھرنے کی انکی اجازت ملی جس سے انکی بہتری ہو لہذا بوقت فرصت سیر و تماشہ کے واسطے باہر نکلتے تھے۔ مدرس اول کہ اصلی صاحب نامے نے انکی بڑی خبرلی اور توجہ کی۔ محمد شعبان نے اکثر شکر کا کلمہ زبان پر لاکر اسکا ذکر کیا کہ صاحب موصوف نے کیسی ہمدردی کے ساتھ ہم لوگوں کی ساری بدگمانیوں اور وہم کو دفع کیا اور کیسی جانفزائی کے ساتھ ہر ایک بات سے ایسی نصیحت نکالی کہ جس سے ہم مصری دین کے امور میں غلط فہمی کو چھوڑ کے تحقیق باتوں کے قائل ہوں۔ بارہا انہوں نے صاحب موصوف کے ساتھ دین کی بابت بحث کی لیکن وہ اکثر فتح پاتا تھا تب وے عربی زبان بولکر آپس میں صلاح لیتے کہ ہم جیتنے کے واسطے کس طرح کی اچھی دلیلیں لاویں۔ اور اکثر اوقات جب رات بھر کے واسطے گھر جاتے تب پھر متفق ہوتے کہ پھر صاحب ممدوح کی باتیں نہ سنیں لیکن کسی نہ کسی سبب سے پھر دین کا چرچہ پیش آتا یہانتک کہ آخرکار شعبان کہ ان جیسوں میں سے پہلے ہی بولنے میں پیش تھا دین اسلام کے سچ ہونے پر شک کرنے لگا اسکی یہہ نیک نصیبی ہوئی کہ اوسکے پڑوس میں ایک معزز و دیندار انگریز اہل خانہ تھا جو بڑی مہربانی سے ان مصری جوانوں پر توجہ کرتا تھا اور اس سبب شعبان نے اُنکے ساتھ ایسی دوستی پیدا کی کہ جو تا دم مرگ بحال رہی۔ اس شخص کی الفت اور تعلیم آمیز گفتگو سے اور اُنکے ساتھ گرجے میں جاکر نصیحت پانے سے اور سوا اسکے اپنے نیک شفیق مدرس صاحب کی عمدہ تعلیم سے اُسپر آخرالامر یہہ ظاہر اور ثابت ہوا کہ دین محمدی جھوٹا اور واہیات ہے اور دین عیسوی کامل اور برحق ہے ٭

اُسکے بعض دوستوں کا یہہ خیال ہے کہ اُس سے پیشتر کہ وہ انگلستان میں ڈیڑھ سال رہا وہ عیسائی مذہب کو بہت چاہنے لگا اور انجیل کے محاورے کے مطابق غالب ہے کہ وہ نیا مخلوق ہوا ہو کہ پرانی چیزیں گذر گئیں اور ساری چیزیں نئی ہوئیں ٭

چونکہ اتنے عرصے میں اُس نے انگریزی زبان اور کئی علم میں ترقی کی تھی۔ پس اسکو اجازت ملی کہ کسی پیشے کو جو اسکو پسند آوے اختیار کرے۔ اور اسی مقصد سے اُس نے چند متفرق پیشوں کے کاموں کو دیکھ لیا اور آخرکار بصری آلات بنانے کا پیشہ اختیار کیا اور وہ شہر پورلش موضع میں بھیجا گیا تاکہ وہاں علم ریاضی اور بصری آلات کا ہنر سیکھے ٭

شہر مذکور میں پہنچنے کے بعد جو پہلا اتفاق ہوا اسی سے اس جانب نے پہلی مرتبہ شعبان سے ملاقات کی اور اُسوقت اُسکے ساتھ بہت دلچسپ

گفتگو ہوئی۔ صبح کے وقت کسی گرجے میں پادری صاحب جماعت کے ساتھ دعا مانگتا تھا کہ ایک پردیسی جوان جمیز آ کے نماز میں شریک ہوا اور جب لوگ ایک گیت گانے لگے اُس نے بھی کسی سے گیت کی کتاب پا کے خوشی سے گایا۔ پاک کلام کے اُس مقام کو جسکا بیان ہونیوالا تھا اُس نے غور سے پڑھا اور پادری صاحب کی وعظ کو بڑی غور اور توجہ کے ساتھ سنا۔ بعد اسکے جو لوگ اُسکے نزدیک بیٹھے تھے یہہ حال دیکھکر اُس سے سایل ہوئے کہ کیا تم عیسائی ہو۔ جو اُس نے دیندارانہ اور سادہ دلانہ جواب دیا کہ مجھے امید ہے کہ میں عیسائی ہو جاؤں۔ تب اُنہوں نے یہہ سوال کیا کہ جب تم مصر کو لوٹ جاؤ گے تب تمہارے ہم وطن تم سے کیا کہیں گے یہہ اُس نے جواب دیا کہ شاید یہہ مجھے سنگسار کریں اور ہر طرح کی بُری باتیں میرے حق میں کہینگے۔ لیکن میں اسے کچھ نہیں سمجھتا کیونکہ اب کی زندگی یوں گذر ہی جاتی ہے جیسے افسانہ کہا گیا لیکن آیندہ کی زندگی ابدی ہے۔

شام کو پھر حاضر ہوا اور نماز کے بعد اور بات چیت ہوئی۔ الغرض اُسی گرجے میں ہمیشہ جایا کرتا تھا اور بہت فائدہ حاصل کیا اور سوا اسکے چند دینداروں سے ایسی بڑی دوستی پیدا کی جو اس دنیا میں کمیاب ہو کیونکہ اکثر لوگ بیگانوں کی صحبت سے کنارہ کش ہو کے پرہیز کرتے۔

اُن دنوں میں اُس نے شہر لندن کے اپنے مہربان دوست کو جسکا ذکر اوپر ہوا ایک خط لکھا جس میں سوال اور مضمون کے یہہ بات بھی مندرج تھی کہ اے پیارے دوست! میں آپ سے یہہ عرض کرتا ہوں کہ اگر مصر میں کوئی شخص مجھ سے یہہ سوال کریگا کہ کیا تم عیسائی مذہب کو قبول کرتے ہو تو میں بولا یہہ جواب دونگا کہ ہاں میں عیسائی ہوں۔ میں انسان سے نہیں ڈرتا میں عیسیٰ مسیح ہمارے خداوند اور نجات دہندہ کی خاطر سے جو ہمارے لئے موا ہوں آج خوشی کو اپنی جان دینے کو تیار ہوں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں عیسیٰ مسیح کا پیرو ہوں میں دین عیسوی کے ایمان سے ایسا خوش وقت رہتا ہوں کہ کوئی ایسا حادثہ نہیں ہو سکتا کہ جس سے میری یہہ خوشی مٹ جائے۔

درحقیقت اسکو یہہ گمان غالب آیا کہ جس وقت میں اپنے وطن کو لوٹ جاؤں تب عیسائی ہونیکے سبب مجھے تکلیف اُٹھانی بلکہ جان دینی پڑیگی۔ اور ایک مسافر جس نے انہیں ایام میں مصر کی سیر کی یوں لکھتا ہے کہ مصریوں کے نزدیک دین محمدی سے برگشتہ ہو جانا گناہ شدید متصور ہے اور ایسے شخص کو دو مرتبہ خبردار کر کے اگر وہ نہ پھر جائے موت کی سزا دینی ضرور ہے ایک روز میں نے ایک عورت کو جو دین اسلام سے برگشتہ اور ایک عیسائی کے ساتھ اسکی شادی ہوئی تھی القاہرہ کی گلیوں سے جاتے اور بڑی بھیڑ کو اسکی رسوائی کرتے دیکھا اور آخر کو وہ دریاے نیل میں ڈبائی گئی۔

دوسرے خط میں جو شعبان نے اُسی دوست کے نام پر لکھا یہہ ذکر ہے کہ "میں اپنے پیشے سے کامل واقفیت حاصل کرنے اور صرف و نحو اور لکھنے اور علم حساب اور نقشے کھینچنے میں کوشش سے ترقی کرنیکا بڑا مشتاق ہوں" پھر تیسرے خط میں مورخہ ۱۰ دسمبر کہ یوں لکھا ہے وہ صاحب کہتے ہیں کہ پھر سے ایک خط کی لکھائی اور عبارت اسکی دانائی کے نزدیک تعریف کے لایق ہے میں اپنے ایک دوست کا بہت شکر گذار ہوں کہ اُس نے خوشنویسی اور پسندیدہ عبارت کے قواعد مجھکو سکھائے اور اسکی صلاح ہے کہ جواب لکھنے سے پیشتر میں آپ کے خط کو دو ایک مرتبہ پڑھوں اور غور کروں ہر ذرہ کا قدر جو خیال دل میں آوے لکھوں اور بعد اسکے اُس پر ترسے اور خط کو اپنے سامنے رکھکے خط لکھوں۔ مسٹر بجد وہ دوست اسکو سلام دیتا ہے اور مجھ میں اُسکی معاف نقل لکھکے اپنے اس خط پر مہر کر کے آپکے نام پر روانہ کرتا ہوں"

سید محمد شعبان انگلستان کے بندر پورٹسمتھ میں چند سال رہا اور علم و دین میں بڑی ترقی کی۔ اسکے ایک خط میں یہہ بیان ہے کہ تین آلات کے نقشے کھینچنے اور علم حساب اور ریاضی اور انگریزی زبان کی صرف نحو کی تحصیل میں مشغول رہتا ہوں اور اُسمیں ایک عزیز و فاضل دوست میری مدد و ہدایت کرتا ہے خصوصاً اسکے دینی نصیحتوں کے سبب میں نے خدا کے آگے توبہ کی۔ اس حقیقی دوست نے میری نجات کے واسطے بہت سعی کی اور میں اُسکا بڑا احسان مانتا ہوں جو اُس نے مجھے دانائی بخشی اور میری آنکھیں اور کان کھولے کیونکہ آگے میں بہرہ اندھا تھا اور ایک بھیڑ کی مانند جو بھیڑ خانے سے بھٹک گئی"

۱۸۷۸ء کی دسویں جولائی کو اُس نے ایک دوست کے نام پر جس نے سخت بیماری کے بعد شفا پائی تھی اس مضمون کا خط لکھا کہ میں اس خبر سے کہ آپکی طبیعت پھر بحال ہوئی بہت خوش ہوا البتہ آپنے بیماری سے بہت تکلیف اُٹھائی لیکن اے عزیز مصیبتیں ہم پر ہمارے فائدے کے واسطے بھیجی جاتی ہیں تاکہ ہمارے ایمان اور صبر اور محبت کی آزمائش ہو اور ہم بہشت میں رہنے کے لائق ہو جاویں۔ ہم لوگ شیطان نادان اور راستی ترک کرنے پر تیار ہیں۔ پس ہر ایک تکلیف کو جس کے باعث ہم عاقبت کی زیادہ فکر کرنے لگیں آفت نہیں بلکہ برکت سمجھنا چاہئے۔ تاکہ ہم دعا مانگنے میں سرگرم ہو اپنے تئیں جانچیں کہ آیا ہم اُسکے سچے زندہ خداوند حقیقی تو کل رکھتے ہیں یا نہیں۔ جب ہم اسبات پر بھولتے کہ وہ ہمیں نجات دینے کو تیار ہے شک کرتے

تو اسکی بے غرق کرنے میں۔ معلوم ہو کہ روح سے ایمان کی درخواست کریں تاکہ یقیناً انسکے ہر گناہوں کی صفائی کے لئے ایک چشمہ کھولا گیا اور روز بروز اسکی ضرورت ہو کہ اس چشمہ میں غسل کریں کیونکہ جنبہ خیال و سخن و عمل کی راہ سے گناہ ہم سے سرزد ہوتے ہیں اسکا بڑا شکر گذار ہوں کہ آپنے مجھے یہہ صلاح دی کہ اپنی غیر فانی روح کی بہتری سے غافل نہ رہوں۔ میں اپنے گناہوں سے جنکے باعث میں سزا کے لائق ہوں دل سے توبہ کرتا ہوں۔ پہلے میں نجات سے غافل ہوکے ہلاکت کی چوڑی راہ پر بھٹک گیا تھا اور نجات دہندہ سے مطلق بے خبر تھا لیکن خدا کا نہایت شکر اور اسکی بزرگی اور تعریف ہو کہ اسی ہی کے فضل اور کرم سے میرے دل و جان میں بڑا فرق ہوا۔ مجھے امید ہو کہ اب میں اس سے محبت رکھتا ہوں اور میرا یہہ قصد ہو کہ اُس سے مدد پاکر اسکی سبیل پر چلوں اور اسکی خدمت کروں اور خدا تعالیٰ اس کا پیرو ہوں اور بہشت میں سلامت داخل ہونے میں ہمیشہ خدا سے دعا مانگتا ہوں کہ آپ ہر طرح کی بلا سے دور رکھکر حیات کی زندگانی کی راہوں میں ترقی پاویں چاہئے کہ ہم تندرستی کی حالت میں خدا کے طالب ہوں کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ کون سے دن یا کونسی گھڑی ابن آدم آویگا۔ شہر لٹن اور اسکے اطراف میں بہت سے ہیضہ سے مرگئے کاش کہ آپ گھرانے سمیت اُس آفت سے بچیں لیکن اگر خدا کو ایسا پسند آوے کہ آپ پر خدا ایسی آفت بھیجے تو میری یہہ دعا ہو کہ آپ نجات دہندہ سے تسلی پاویں اور راضی برضا ہوویں کہیں اے خدا میری مرضی کے مطابق نہ ہو بلکہ تیری ہو۔ پیارے دوست مت ڈرو۔ پاک کلام کو بہت مطالعہ کرو کہ اس سے ہر ایک مصیبت کی حالت میں تسکین و خاطر جمعی مل سکتی ہو۔ اور خدا سے یہہ درخواست رکھو کہ روح القدس اسکی نصیحت تمہاری تاثیر اور تسلی کے ساتھ آپ کے دلپر نقش کرے تب اگر چاروں طرف خطرہ اور موت نظر آوے پر بے خوف ادھر ادھر نگاہ کر سکوگے کیونکہ اگر خدا پر توکل ہو تو بڑے زمانے کے موافق بڑی قوت ہوگی۔ چونکہ راقم خطوط چند برس پیشتر تو فقط ملک مصر میں رہا بلکہ مصریوں کی سی تاریکی میں گرفتار رہا پس یہہ بڑے تعجب و خوشی کی بات ہو کہ اس تھوڑی سی مدت میں اس نے دین عیسوی سے اسقدر واقفیت حاصل کی اور دلی دینداری میں اسقدر ترقی کی۔ اسکو پاک کلام کی تلاوت سے بڑی خوشی ہوئی۔ اغلب ہو کہ یہود اور مصریوں کی رسومات اور دستورات کی شناخت کے سبب سے اکثر مثالیں اور رسومات جو اسمیں مذکور ہیں جلد اسکی سمجھ میں آئیں اور اسکے دلپر موثر ہوئیں۔ اُس نے پاک کلام کے اس عربی نسخہ کو جو اب تک جاری ہی بہت ناقص سمجھا اور اسکا درست ترجمہ لکھنے کا قصد کیا لیکن بسبب کمزوری کے اس کام سے رکا۔ پاک کلام کی اصلی باتوں کے بیان میں ایک چھوٹی کتاب کو جو لاٹ بشپ صاحب کی تصنیف تھی اس نے اس غرض سے عربی زبان میں ترجمہ کیا تاکہ اسکے پڑھنے سے مصریوں کو فائدہ حاصل ہو۔ باقی آئندہ

اخبارات تار برقی

پارلیمنٹ کا فسخ

لندن ۲۹۔ اکتوبر۔ پارلیمنٹ ۱۸۔ نومبر کو فسخ ہوجائیگی۔

روس وسط ایشیا میں

طہران ۲۹۔ اکتوبر۔ یہاں خبر آئی ہو کہ افغانی تشدد کی شکایت اور روسی حفاظت کے لئے درخواست کرنے کی غرض سے ایک ڈیپوٹیشن میمنہ سے مرو کو گیا ہو۔

خبر ترکی

قسطنطنیہ ۲۹۔ اکتوبر۔ مسئلہ رومیلیا کے تصفیہ کے لئے یورپ والوں نے کانفرنس کی تجویز پیش کی ہو اسکی نسبت کل انگلستان اور فرانس نے حسب ضابطہ اپنی قبولیت کا اعلان کیا ہو۔ ترکی وکلا ہنوز مقرر نہیں ہوئے سو پہلی نشست چھ روز کے لئے ملتوی کی گئی۔

بلقان میں فساد کا جھگڑا

بلگریڈ ۲۹۔ اکتوبر۔ اس خبر سے کہ سرویہ کی فوج نے علاقہ بلگیریا پر حملہ کیا ہو انکار کیا جاتا ہو۔

بلگریڈ ۲۹۔ اکتوبر۔ گورنمنٹ سرویہ نے ایک صلح آمیز یادداشت دول اعظم کے پاس اس مضمون کی ارسال کی ہو کہ وہ صرف اپنا حق برلن کے برقرار رکھنے کے لئے مستعد ہو اور یورپ کے امن میں خلل انداز ہونے کا مطلق ارادہ نہیں رکھتی۔

حضور وائسرائے کا استقبال دہلی میں

دہلی ۲۹۔ اکتوبر۔ یہاں حضور وائسرائے کا استقبال نہایت گرمجوشی کے ساتھ ہوا۔ بڑے اسٹیشن اور بازاروں کو آراستہ کیا گیا تھا۔ ویسی تماشائیوں کا نہایت ہجوم تھا۔ اور تمام راستہ روشنی کیا بلکہ ایک عجیب نظارہ تھا۔ آج رات میونسپل ہال میں ایک دعوت ہوگی اور ایک ایڈریس پیش کیا جائیگا۔

حضور کمانڈر انچیف کا دورہ

سکھر ۲۹۔ اکتوبر۔ حضور کمانڈر انچیف آج گیارہ بجے صبح کے یہاں رونق افروز ہوئے صاحب بہادر گورنر کی

انکے استقبال افسر بہتر لوگ ہیں اور صاحب [illegible] وٹی اسیٹنٹ ریذیڈنٹ نے استقبال فرمایا۔ ہز ایکسیلینسی آج رات ہی کو [illegible] ہو جاوینگے +

کمنر ویڈو پالیسی

لنڈن ۲۲۔ اکتوبر۔ کل لارڈ جارج ہملٹن نے ایک تقریر میں فرمایا کہ گورنمنٹ دو سال کے اندر بحری طاقت میں ترقی جہاز زیادہ کرے گی جنکا کل وزن اسی ہزار پونڈ ہوگا +

فرانسیسی ٹانکن میں

ہیپ ہانگ ۲۴۔ اکتوبر۔ فرانسیسی فوج نے مقام تھانتی پر قبضہ کر لیا اور سیاہ جھنڈے والوں کو جو وہاں مورچہ قائم کئے ہوئے تھے منتشر کر دیا۔ فرانسیسیوں کا نقصان خفیف ہوا +

سر ہنری ڈرمنڈ ولف

قسطنطنیہ ۲۴۔ اکتوبر۔ سر ہنری ڈرمنڈ ولف آج یہاں سے روانہ مصر ہوئے +

سرکاری خبریں

سرکاری رپٹ موسم و صحت و فصل پنجاب بابت ہفتہ مختتمہ ۲۲۔ اکتوبر ۱۸۹۰ء

حصار بخار کم ہوتا جاتا ہے فصل خریف درو ہو رہی ہے کاشت فصل ربیع ہو رہی ہے۔ نرخ اجناس بدستور ہے +

دہلی۔ بخار جاری ہے فصل خریف درو ہو رہی ہے۔ نرخ اجناس بدستور ہے +

انبالہ۔ صحت اچھی ہے کپاس چنی جا رہی ہے۔ نرخ اجناس بدستور ہے +

جالندھر بارش کی ضرورت ہے۔ صحت عمدہ ہے۔ فصل خریف درو ہو رہی ہے۔ پیداوار اچھی ہے کاشت فصل ربیع شروع ہوگئی ہے۔ نرخ اجناس بدستور ہے +

فیروزپور۔ صحت عمدہ ہے غلبہ ذاتی فصل ربیع شروع ہوگئی ہے۔ فصل خریف اچھی ہوئی +

امرتسر صحت اور فصل عمدہ ہے۔ نرخ اجناس بدستور ہے +

سیالکوٹ صحت عمدہ ہے بواسطے تخم ریزی فصل ربیع بارش کی ضرورت ہے۔ نرخ اجناس بدستور ہے +

لاہور۔ صحت اور فصل عمدہ ہے۔ نرخ اجناس قریباً بدستور ہے +

ملتان صحت عمدہ ہے۔ فصل خریف درو ہو رہی ہے تخم ریزی فصل ربیع شروع ہوگئی ہے۔ نرخ اجناس قریباً بدستور ہے +

راولپنڈی صحت عمدہ ہے فصل خریف کی امید اوسط درجہ کی ہے۔ نرخ اجناس بدستور ہے +

شاہپور۔ صحت عمدہ ہے۔ نرخ اجناس ارزاں ہوتا جاتا ہے +

ڈیرہ اسمٰعیلخان خفیف سی بارش ہوئی۔ صحت اور فصل عمدہ ہے۔ نرخ اجناس بدستور ہے +

پشاور بخار پھیل رہا ہے۔ فصل خریف درو ہو رہی ہے۔ فصل کی امید عمدہ ہے۔ نرخ اجناس بدستور ہے +

کیفیت عام

ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخان میں خفیف سی بارش ہوئی۔ اضلاع حصار و دہلی و پشاور میں ابھی تک بخار پھیلا ہوا ہے اور سب جگہ صحت عموماً عمدہ ہے فصل خریف درو ہو رہی ہے۔ کاشت فصل ربیع ہو رہی ہے۔ نرخ اجناس بدستور ہے +

روبکار میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس

مسٹر چارلس باوری نیوٹن صاحب بہادر پریذیڈنٹ ماسٹر [illegible] صاحب وائس پریذیڈنٹ۔ منشی نظام الدین صاحب منشی محمد بخش صاحب خواجہ احسن شاہ صاحب سید نظام الدین صاحب لالہ [illegible] صاحب۔ بابو [illegible] سردار [illegible] صاحب [illegible]

ممبران میونسپل کمیٹی لودیانہ [illegible]

نمبر ۱۔ درخواست سردار علی محمد خان صاحب [illegible] بابت مہینہ [illegible] بتفصیل ذیل

بابت مہینہ [illegible]	بابت مہینہ [illegible]

[illegible] دیئے جاویں +

نمبر ۲۔ عرضی [illegible] چپراسی [illegible] چپراسیان [illegible] مقرر فرمایا جاوے کیونکہ محض واسطے [illegible] کی ہوتی تھی + ایک چپراسی جدید واسطے کام [illegible] مقرر کیا جاوے [illegible] جو اس حلقہ کا چپراسی [illegible] برکت اللہ [illegible] چپراسی مقرر ہو [illegible] +

نمبر ۳۔ عرضی نظام الدین چپراسی [illegible] دفتر [illegible] دفتر میں کار تحریر دیتا ہوں میری تنخواہ میں اضافہ فرمایا جاوے [illegible] سکرٹری صاحب [illegible] مرزا محمد چپراسی [illegible] وقت خالی ہونے جگہ [illegible] نظام الدین کی درخواست پر غور کیا جاوے [illegible] شامل [illegible] +

نمبر ۴۔ کاغذات تیاری فرش کوچہ جرنیل گنج [illegible] حکم بنام [illegible] واسطے بنانے [illegible] نوٹس بنام [illegible] ہفتہ جاری ہو کہ حکم سابقہ کی تعمیل کرے ورنہ عمل قانونی ہوگا +

نمبر ۵ - تجویز سب کمیٹی تعمیر مشمولہ پیش کیجئے تخمینہ بناری نالی جدید اندر کوچہ مقابل تکیہ گوجراں + تعداد تخمینہ عہ + تعمیر نالی جدید منظور ہو بنگرانی ممبر حلقہ +

نمبر ۶ - تخمینہ مرمت جگہ چوبی پٹ کوٹھہ متصل ٹانک بجگہ مصدقہ سب کمیٹی تعمیر تعداد مبلغ عہ + جنگلا بنا کر اشٹ اور ممبر پیش کرے +

نمبر ۷ - عرضی داروغہ صفائی بگذارش اسلئے کہ دھنا فراش خاکروبان با وصف گذرنے عرصہ یکماہ ۶ یوم علاوہ ایام رخصت حاضر نہیں آیا کوئی عیوض اسکا مقرر فرمایا جاوے کیونکہ دھنا کو کرنا ذکر یکا منظور نہیں + گوبند کی تقرری منظور ہو دھنا برخاست ہو +

نمبر ۸ - رپورٹ اوورسیر گذارش اسلئے کہ کوٹ جدید سڑک ورلیبی پرٹی الاگی تھا لیکن کچھ کنکرہ تعداد ۳۰۰ فٹ قیمتی للعہ بسبب بارش کے نکلنے مٹی سے گھٹ گئی اس لئے مبلغ عہ اور منظور فرمائی جاویں تاکہ کام پورا کیا جاوے + منظور ہو عہ دیئے جاویں +

نمبر ۹ - کاغذات عدم تعمیل حکم نسبت نانک بخاری آئین باوصف اجراۓ اطلاع نامہ حسب دفعہ ۴۰ ایکٹ ۲۰ سنہ پردہ پاخانہ نہیں بنایا بعد تجویز تدارک نسبت نامبردہ مقدمہ سپرد فوجداری کیا جاوے روبکار حسب ضابطہ بحضور جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع کے مرسلہ ہو +

نمبر ۱۰ - کاغذات برائے تجویز تدارک نسبت قادر بخش ولد علی بخش وغیرہ ساکنان بچھاؤں بسبب اسلئے کہ وہ زمین سرکاری پر طرف شرک جانوراں بندھے جاتے ہیں سڑک میلی رہتی ہو اور باوصف اجراۓ اطلاع نامہ حسب دفعہ ۹۳ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۸۳ء باز نہیں آسکے + مقدمہ سپرد فوجداری کیا جاوے روبکار بخدمت صاحب ڈسٹرکٹ بہادر پیش ہو +

نمبر ۱۱ - روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ سنہ مشتمل ہو کر نسخے جنرل وقت ... تفصیل بکار ہو + اطلاع حوالی

نمبر ۱۲ - روبکار اجلاسی جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۰ - اکتوبر سنہ ۱۸۸۹ء بحکم اسلئے کہ نام چھاپہ سنہ و انگلی بچی سنہ وغیرہ طلب ہوۓ + مسٹر مسرور لال صاحب و خواجہ احسن شاہ صاحب و لالہ رام داس صاحب سب کمیٹی مقرر ہو کر رپورٹ پیش کریں +

نمبر ۱۳ - روبکار اجلاسی جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۲ - اکتوبر سنہ ۱۸۸۹ء مشعر اسلئے کہ جو امداد میونسپل کمیٹی نے ترقی میڈیکل کالج و سکول لاہور میں دی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اسکا شکریہ ادا فرماتے ہیں + اطلاع حوالی +

نمبر ۱۴ - راۓ سردار علی محمد خان صاحب کہ حسب درخواست محمد ظہیر خان اجازت بنانے چھتہ کے سائل کو عطا فرمائی جاوے + تعمیر چھتہ منظور ہو مگر عرض اسکا چھ فٹ سے زیادہ اور اونچائی ۱۰ - فٹ سے کم نہ ہو +

نمبر ۱۵ - درخواست صاحب سپرنٹنڈنٹ مع تصدیق سب کمیٹی بمراد منظوری کمیٹی بابت نصب ایک لال ٹین بر سڑک جو صاحب موصوف کے بنگلہ کے قریب سے گذرتی ہو + منظور ہو ایک لال ٹین لگائی جاوے حکم بنام داروغہ چونگی جاری ہو +

نمبر ۱۶ - چٹھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ نمبری ۲۲۹ مورخہ ۲۲ - اکتوبر سنہ ۱۸۸۹ء معہ نقل چٹھی صاحب کمشنر بہادر نمبری ۲۹۲۵ - مورخہ ۴ - ستمبر سنہ ۱۸۸۹ء دریافت اسلئے کہ کمیٹی معلم یا مدد دیگان کو کیا تنخواہ دینا منظور کرتی ہو + پریذیڈنٹ صاحب مولوی محمد حسن صاحب و ماسٹر ... سب کمیٹی مقرر ہو کر راۓ دیں +

نمبر ۱۷ - گذارش محلہ علاقہ کا ایک طرف سے نشیب ہو دوسری طرف سے اونچا ہو دریافت کرنا اس امر کا ضروری ہو کہ کسکی غفلت سے ہوا ہو + باوجود اسکے ممبر حلقہ رستی کرانیکا وعدہ کرتے ہیں اب دیگر کارروائی کی ضرورت نہیں +

نمبر ۱۸ - اسباب جو نمائش گاہ سلطان میں بھیجا گیا ہو اسکی بابت رسید لینیکی تجویز ہو سو دفعہ انجمن میں منعقد عبارت درج کیا جاوے کہ کمیٹی اسباب مذکورہ کے گم یا خراب ہو جانے کی بابت ذمہ دار ہو + تجویز منظور ہو عبارت مذکورہ بڑھا دی جاوے +

لودیانہ

اور قریب طرح سے خبر ہو مگر جناب مسٹر ڈبلیو برٹن صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس لودیانہ کی تبدیلی اور روانگی کا اہل شہر بلکہ تمام باشندگان ضلع کو افسوس ہوا اور اس افسوس کے اظہار کے لئے انجمن خادم لودیانہ کی طرف سے ایک جلسہ ۱۹ - اکتوبر کی شام کے ۵ - بجے منعقد ہو کر ساڑھے آٹھ بجے تک رہا ممبران انجمن خدام نے معززگان کا بل و رئیسان مجوزہ صاحبان ممبران ڈسٹرکٹ کمیٹی و نیز میونسپل کمیٹی ہاۓ کو بطور دعوت کے ایک محبت شریف جلسہ کے لئے مدعو کر دیا تھا - ٹھیک ۶ - بجے اکثر صاحبان رونق افروز ہو گئے اور صاحبان حکام یعنے جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و جناب ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر و صاحبان اکسٹرا اسسٹنٹ و آنریری مجسٹریٹان و صاحبان منصف و تحصیلدار و اہل عملہ و دیگر صاحبان یوروپین وغیرہ تشریف لاۓ - سب سے پہلے ایک ایڈریس جناب خان بہادر سردار محمد خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے پڑھکر سنایا پھر جناب بابو انباش چندر صاحب بنگالی کلرک دفتر انگریزی ضلع نے ایک ایڈریس پڑھا اور جناب بابو بروہ کنٹھ لائبریری و لیل چیف کورٹ پنجاب نے استادہ ہو کر انگریزی زبان میں تقریر کی اور انکے بعد جناب مولوی محمد ابو القاسم صاحب انسپکٹر پولیس نے تقریر کی سبکے بعد جناب مسٹر ڈبلیو برٹن صاحب موصوف نے تحریری شکریہ باشندگان لودیانہ کا ادا کیا - اور ہر ایک سے مصافحہ کرکے خصت جلسہ سے باہر تشریف لاۓ - پہر پولیس میں چاروں طرف روشنی ہو رہی تھی اور آتشبازی بھی بجلی کی کیفیت لاتی تھی پھر تماشگاہی - مسمی احمد بخش و نظام الدین آتشباز نے جو محلہ ... میں ... آتشبازی میں ... صنعت دکھلائی کہ راجہ اندر کا اکھاڑہ بنا دیا اور ... رنگ برنگ کی پریاں نچائیں یہ تمام منظر اندر سبھا کا تھا - ناظرین اس سے بہت خوش ہوۓ +

سندھ پنجاب اور دہلی ریلوے

میلہ دیوالی امرتسر بابت سنہ ۱۸۸۵ء

تیسرے درجے کے کرایہ میں اور گھوڑوں خچروں اور مویشی کے کرایہ میں خاص تخفیف

اشتہار عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ بتقریب میلہ دیوالی بمقام امرتسر معمولی ٹرینوں کے علاوہ مندرجہ ذیل خاص ٹرینیں آمد و رفت کریں گی +

لاہور اور امرتسر کے مابین

روانگی لاہور سے ۴ و ۵ و ۶ نومبر ۱۸۸۵ء کو ۶ بجے پر ۴۰ منٹ گزرے قبل دوپہر کے ۳ و ۴ تاریخ کو ۲ بجے پر ۵ منٹ گزرے بعد دوپہر کے ۶ و ۷ تاریخ کو ۵ بجے پر ۳۵ منٹ گزرے قبل دوپہر کے اور ۷ و ۸ تاریخ کو ۱۱ بجے پر ۲۰ منٹ گزرے قبل دوپہر کے +

روانگی امرتسر سے ۴ و ۵ و ۶ نومبر ۱۸۸۵ء کو ۹ بجے پر ۴۴ منٹ گزرے قبل دوپہر کے ۷ و ۸ تاریخ کو ۱ بجے پر ۱۴ منٹ گزرے قبل دوپہر کے اور ۷ و ۸ تاریخ کو ۶ بجے پر ۱۰ منٹ گزرے بعد دوپہر کے +

پٹھان کوٹ اور امرتسر کے مابین

روانگی پٹھان کوٹ سے ۵ نومبر ۱۸۸۵ء کو ۷ بجے پر ۱۵ منٹ گزرے قبل دوپہر کے اور ۳ بجے پر ۱۰ منٹ گزرے بعد دوپہر کے +

روانگی امرتسر سے ۷ و ۸ نومبر ۱۸۸۵ء کو ۹ بجے پر ۱۵ منٹ گزرے قبل دوپہر کے ۱۲ بجے دوپہر کے ۱۰ و ۱۱ ایک بجے پر ۴۴ منٹ گزرے بعد دوپہر کے +

لودیانہ اور امرتسر کے مابین

روانگی لودیانہ سے ۵ نومبر ۱۸۸۵ء کو ۱ بجے پر ۴۵ منٹ گزرے قبل دوپہر کے +

روانگی امرتسر سے ۶ و ۷ نومبر ۱۸۸۵ء کو ۳ بجے دوپہر کے +

یہ بھی مشتہر کیا جاتا ہے کہ تیسرے درجہ کے ٹکٹ واپسی ایک چوتھائی کرایہ کی تخفیف سے امرتسر پٹھان کوٹ ریلوے کے تمام اسٹیشنوں اور نیز سندھ پنجاب اور دہلی ریلوے کے تمام اسٹیشنوں سے جو لاہور اور پھلور کے مابین واقع ہیں اور چھاؤنی فیروزپور۔ شہر فیروزپور۔ گنڈا سنگھ بندر۔ گنڈا سنگھ والا۔ قصور۔ رائیونڈ۔ لودیانہ۔ انبالہ شہر انبالہ چھاؤنی اور سہارنپور سے امرتسر تک کے ملینگے +

یہ واپسی ٹکٹ معمولی ٹرینوں کے مسافروں کو جو اسٹیشن ہائے مابین لاہور و پھلور سے امرتسر کو سفر کرینگے نہیں ملینگے۔ لیکن چھاؤنی فیروزپور۔ شہر فیروزپور۔ گنڈا سنگھ بندر۔ گنڈا سنگھ والا۔ قصور۔ رائیونڈ۔ لودیانہ۔ انبالہ شہر۔ انبالہ چھاؤنی اور سہارنپور سے ٹکٹ واپسی کل ٹرینوں میں بھی ملینگے یہ ٹکٹ ۳۰ اکتوبر سے ۵ نومبر ۱۸۸۵ء تک کے لئے ملینگے۔ یعنی جو لوگ ۵ نومبر ۱۸۸۵ء کو کسی وقت امرتسر سے اپنے شہر کو روانہ ہونگے وہ ان شرائط کو پورا کرینگے +

لودیانہ سے خاص ٹرینوں کے مسافروں سے ملنے ٹرین کے واپسی کے کرایہ کے حساب سے چارج کیا جائیگا +

گھوڑے۔ خچر اور شاخ دار مویشی ہر ایک اسٹیشن سے جو خواہ اس لائن پر ہو اور خواہ امرتسر پٹھان کوٹ ریلوے پر ایک ونصف کرایہ پر امرتسر تک لیجائے جائینگے اور اسی اسٹیشن پر پہنچا دیئے جائینگے۔ یہ ٹکٹ ۲۸ اکتوبر سے ۱۱ نومبر ۱۸۸۵ء تک ملینگے [illegible] نومبر کو امرتسر سے روانہ ہونگے وہ ان شرائط کو پورا کرینگے +

	کرایہ مابین لاہور و امرتسر	کرایہ مابین پٹھان کوٹ و امرتسر	کرایہ مابین لودیانہ و امرتسر
درجہ اول فی گھوڑا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
درجہ دوم فی گھوڑا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی۔ بی۔ نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا